"اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا" الحدیث، رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص ۲۴۱)

"اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے"

دوسری حدیث میں فرمایا:

"لَا یَقْبَلُ اللہ صدقۃ من غلول" (صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ۔ باب ۷ فی الترجمہ۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ باب ۱)

"اللہ تعالیٰ غلول مال میں سے صدقہ قبول نہیں فرماتا"

—— اور غلول کا مطلب ہے چوری اور خیانت کے ذریعے سے حاصل کردہ مال۔

ایسے مال سے زکوٰۃ و صدقات کی عدمِ قبولیت کی وجہ بالکل واضح ہے کہ یہ مال سرے سے اس کا اپنا مال ہی نہیں ہے کہ جس میں اس کو تصرف کا حق حاصل ہو۔ جب کہ صدقہ و خیرات تصرف ہی کی ایک قسم ہے۔ علاوہ ازیں اگر ایسے مال سے بھی صدقہ و خیرات قبول کر لیے جائیں تو پھر تو چوری، خیانت اور ناجائز ذرائع آمدنی کے ذریعے سے کسبِ دولت کی ممانعت بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے اور حلال و حرام دونوں کو یکساں مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ شریعت میں دونوں کا مقام ایک نہیں ہے، بلکہ ایک دوسرے سے قطعاً مختلف ہے۔

حرام کھانے والے کی تو عبادت بھی قبول نہیں حتیٰ کہ اس کی دعا تک بھی مردود ہے۔

شعر و ادب | جناب فضل انبالوی

حمدِ ربِّ ذوالجلال

اے خدائے جلیل ربِّ قدیر — عالم الغیب اور علیم و بصیر
مُغنی المعطی، الوکیل و قوی — خالق دوجہاں سمیع و بصیر
نہیں معبود کوئی تیرے سوا — واحد الوالی و علیّ و قدیر
تیرے در کے سبھی سوالی ہیں — جنّ و انسان، پادشاہ و فقیر
تو عفوّ، غفور اور کریم — میں سراپا گناہ، پُر تقصیر
اسی احساس نے بنایا مجھے — حزن و رنج و ملال کی تصویر
بحرِ جُود و سخا عنایت کر — اپنے فضل و کرم کا عُشرِ عشیر